السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

چہرہ کا خط بنوانا کیساا ہے اورڈاڑھی کے نیچے گلے کے بال کا منڈوانا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

عن ابن عمر قال : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : حفوا الشوارب واعفوا الحی ای اترکوہا علی حالہا (بخاری مسلم وفی روایة : اوفوا اللحی : ای اترکوہا وافیة کاملة وفی حدیث ابی ہریرۃ عند الشیخین ارخوا اللحی ای اترکوہا ولا تتعرضوا لہا بتغیر ووقعہ فی روایة مسلم عند ابن ماہان : ارجوای واترکوہا وفی روایة للبخاری وفروا اللحی ای کثروہا واجعلوہا وافرۃ وقال النووی فی شرح مسلم 3/151 فحصل خمس روایات اعفوا وارخوا وارجوا ووفروا ومعناہا کلہا ترکہا علی حالہا ہذا ہو الظاہر من الحدیث الذی یقتضیہ الفاظیہ انتہی

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے آں حضورﷺ سے فرمایا : "مونچھوں کو پست کرو اور داڑھیوں کو بڑھاو" (یعنی : اپنی حالت پر چھوڑ دو (بخاری ، مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ : "اس کو اپنی بڑھی ہوئی کامل و مکمل صورت میں چھوڑ دو"۔اور بخاری و مسلم ہی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ : "داڑھیوں کو طویل ہونے دو"اس کی تغییر و تبدیل کے درپے نہ ہو۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ابن ماہان کے طریق سے مروی ہے کہ "داڑھیوں کو چھوڑ رکھو" اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ بڑھنے اور زیادہ ہونے دو"۔

امام نووی نے شرح مسلم میں لکھا ہے : حدیث میں پانچ الفاظ وارد ہیں جن میں سے ہر ایک کا محصل یہی ہے کہ داڑھی اپنی حالت پر چھوڑ رکھی جائے ،احادیث کے ظاہری الفاظ کا یہی اقتضا ہے ۔

واللحیة ما ینب علی الخذین والذقن کذافی لقاموس وغیرہ من کتب اللغة وقال القسطلانی فی شرح البخاری اللحی بکسر اللام وتضم بالقصر والمدلحیة وہی اسم لما ینب علی العارضین والذقن) یعنی "دونوں رخساروں اور تھوڑی کے بالوں کو) لحیہ کہتے ہیں ،جس کی حد دائیں اور بائیں سے صدغ (مابین العین والاذن) یعنی کنپٹی تک ہے "چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا نے حجام سے فرمایا تھا (ابلغ العظین فانہا منتھی اللحیة (غرائب)) اور نیچے کے لب سے حلق تک ہے ،خلاصہ یہ کہ ان حدود اربعہ کے درمیان داڑھی ہے ،اور آں حضرت ﷺ نے داڑھی کترنے ،تراشنے ،مونڈھنے یا خط دائیں بائیں ،آگے پیچھے ،طول و عرض سے اس کے کچھ بال لینے کی ممانعت مختلف الفاظ میں فرمائی ہے ،پس داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہے ،اور طول و عرض سے کچھ بھی نہ تراشنا چاہے ۔

قال شیخنا الاجل المبارکفوری فی شرح الترمذی 4/11 بعد بسط الکلام فی ہذہ المسئلة : فَہٰذِہِ الْآثَارُ لَا تَصْلُحُ لِلِاسْتِدْلَالِ بِہَا مَعَ وُجُودِ ہٰذِہِ الْأَحَادِیثِ الْمَرْفُوعَةِ الصَّحِیحَةِ فَأَسْلَمُ الْأَقْوَالِ ہُوَ قَوْلُ مَنْ قَالَ بِظَاہِرِ أَحَادِیثِ الْإِعْفَاءِ وَکَرِہَ أَنْ یُؤْخَذَ شَیْءٌ مِنْ طُولِ اللِّحْیَةِ وَعَرْضِہَا وَاللّٰہُ تَعَالَی أَعْلَمُ)

اعلم ان أثر بن عُمَرَ الَّذِي أَشَارَ إِلَيْہِ الطَّبَرِيُّ أَخْرَجَہُ الْبُخَارِيُّ فی صحیحہ بلفظ وکان بن عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلَی لِحْیَتِہِ فَمَا فَضَلَ أَخَذَہُ

قَالَ الْحَافِظُ ہُوَ مَوْصُولٌ بِالسَّنَدِ الْمَذْکُورِ إِلَی نَافِعٍ وَقَدْ أَخْرَجَہُ مَالِکٌ فِي الْمُوَطَّأِ عَنْ نَافِعٍ بِلَفْظِ کَانَ بن عُمَرَ إِذَا حَلَقَ رَأْسَہُ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَخَذَ مِنْ لِحْیَتِہِ وَشَارِبِہِ وَفِي حَدِیثِ الباب مقدار المأخوذ

حضرت علامہ مولانا عبدالرحمن صاحب مرحوم تحفۃ الحوذی شرح ترمذی میں اس مسئلہ کی تفصیل کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ : "ظاہر احادیث کے پیش نظر صحیح و سالم طریقہ یہی ثابت ہوتا ہے کہ داڑھی کو اس کے طول و عرض کسی طرف سے نہ لیا جائے ،اور ترمذی میں عمرو بن شعیب کے طریق سے جو حدیث مروی ہے کہ حضور علیہ السلام داڑھی کو طول و عرض سے لیا کرتے تھے ،تو یہ حدیث ضعیف ہے قابل حجت نہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہا کا یہ فعل کہ وہ اپنی داڑھی کو جو مٹھی سے زائد ہوتی تھی ،کتر لیا کرتے تھے ،سو یہ حدیث کے معارض نہیں ۔ دوسرے یہ کہ ابن عمر نے حج کے ایام میں ایسا کیا تھا ان کا خیال تھا کہ سر کے بال کے ساتھ ڈاڑھی کا بھی قصر ہونا چاہے"۔

اس تفصیل سے واضح ہو گیا ہو گا کہ گلے (حلق) کا بال ڈاڑھی میں داخل نہیں ہے بنا بریں اس کا منڈانا جائز ہے ۔ اور صدغ (کنپٹی) اور اس سے نیچے کا بال ڈاڑھی میں داخل ہے پس خط بنوانے میں کنپٹی اور اس سے نیچے رخسار کے کسی حصے کے بال سے تعرض نہیں کرنا چاہیے ۔ امام نووی شرح مسلم (3/150) میں فرماتے ہیں (قد ذکر العلماء فی اللحیة اثنتی عشرۃ خصلة مکروہتہ بعضہا اشد قبحا من بعض ثم عدہا قال : السابعہ : الزیادۃ فیہا والنقص منہا بالزیادۃ فی شعر العذار من الصدغین واخذ بعض العدار فی حلق الراس)

داڑھی کی تشریح میں علماء کے بارہ اقوال ہیں ۔ اور صدغ سے اوپر اس طرح خط بنوایا جا سکتا ہے کہ غیر مسلم قوموں کے شعار اور ان کے مخصوص طریقہ کے مشابہ نہ ہو ۔ آں حضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں (من تشبہ بقوم فہو منہم)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری](#)

جلد نمبر 2۔کتاب جامع الاشتات والمتفرقات

صفحہ نمبر 504

محدث فتویٰ